اقبال میرا روحانی سہارا تھا

سید ابوالاعلیٰ مودودی

"مولانا ! آپ نے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ اقبال میرا روحانی سہارا تھا، اس کے پس منظر میں کیا المیہ کارفرما ہے،، ؟

"ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مجھے پٹھانکوٹ میں آنے کو لکھا تھا اور مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر تم اس جگہ آکر بیٹھ جاؤ تو میں بھی سال میں چھ مہینے وہاں گزارا کروں گا۔ اس میں ایک ایسی جاذبیت تھی جس کی وجہ سے میں نے فوراً ھی اس تجویز کو قبول کر لیا اور حیدرآباد سے پٹھانکوٹ چلا آیا۔ مگر اس ساری داستان کا المیہ یہ ہے کہ مارچ میں میں پٹھانکوٹ منتقل ھوا اور اپریل میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کا انتقال ھو گیا۔ اس وقت مجھ پر اس حادثہ کا شدید اثر تھا۔ اسی احساس نے مجھے یہ الفاظ لکھنے پر مجبور کیا،،۔

"مولانا ! آپ کے اور علامہ اقبال کے درمیان اس سلسلہ میں جو مراسلت یا گفتگو ہوئی، اسے اگر تفصیلاً بتادیں تو مفید ھوگا،،۔

"وہ خطوط تو میرے پاس نہیں ھیں، لیکن دوسری تفصیلات بتائے دیتا ھوں۔ چوھدری نیاز علی صاحب نے دین کی خدمت کے پیش نظر ایک ادارہ قائم کرنے کے لئے زمین وقف کی اور عمارات بنانی شروع کیں۔ لیکن ان کے سامنے یہ متعین نہ تھا کہ ادارہ کس قسم کا ھو۔ انھوں نے مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ کس قسم کا ادارہ قائم کیا جانا چاھئیے۔ میں نے ایک خاکہ لکھ

کر بھیجا، جو ان خطوط پر تھا جو بعد میں میں نے دارالاسلام کے بارے میں شائع کیا۔

اس دوران میں انھوں نے علامہ صاحب سے بھی رھنمائی کی غرض سے خط و کتابت کی۔ اس خط و کتابت کی تفصیلات مجھے معلوم نہیں ھیں۔ البتہ یہ مجھے چوھدری نیاز علی صاحب سے معلوم ھوا کہ میری تجویز کردہ اسکیم انھوں نے علامہ مرحوم کو دکھائی تھی اور انھوں نے اسے پسند کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس وقت کرنے کے یہی کام ھیں۔ اس سلسلہ کی ساری خط و کتابت چوھدری نیاز علی صاحب کے پاس محفوظ ھے اور ان سے حاصل کی جاسکتی ھے۔ بلکہ وہ غالباً ایک دفعہ شائع کر چکے ھیں۔

تقریباً ۱۹۳۶ء ھی کا زمانہ تھا۔ جب پہلی مرتبہ علامہ صاحب نے مجھے نذیر نیازی صاحب یا میاں شفیع صاحب کے ھاتھ سے خط لکھوایا تھا کہ میں حیدرآباد چھوڑ کر پنجاب میں منتقل ھوجاؤں۔ مگر اس وقت میں نے اظہار معذرت کر دیا تھا، کیونکہ اس وقت میں حیدرآباد ھی میں رھنے کا خیال رکھتا تھا، اور وھاں میں نے زمین بھی اسی غرض سے خرید لی تھی کہ اس طرح کا ایک ادارہ قائم کروں گا جس کی تجویز انھوں نے پیش کی تھی،،۔

''علامہ صاحب نے آپ کو پنجاب آجانے کے لئے کوئی خاص وجہ بتی لکھی تھی،،؟

''بس یہ خواھش ظاھر کی تھی کہ میں پنجاب چلاآؤں، زیادہ تفصیل نہیں لکھی تھی۔ اس وقت تو میں نہیں سمجھ سکا تھا کہ اس کی مصلحت کیا ھے، البتہ ۱۹۳۷ء کے وسط تک پہنچ کر مجھے یہ خود محسوس ھونے لگا تھا کہ جنوبی ھند کو چھوڑ کر مجھے شمالی ھند کی طرف رخ کرنا چاھئے۔ اس زمانے میں چوھدری نیاز علی صاحب نے اصرار کیا کہ میں پنجاب کا سفر کروں اور کم از کم ان کے اس مقام کو دیکھ لوں جو انھوں نے ایک ادارہ قائم کرنے

کے لئے وقف کیا تھا۔ میں خود بھی ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ شمالی ھند کا سفر کر کے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کروں جہاں اپنے عزائم کے مطابق مجھے کام کرنے کا موقع ملے۔ اسی خیال سے میں نے شاید اگست کا آخر تھا، ۳۷ء میں پنجاب کا سفر کیا اور جالندھر اور لاھور سے ھوتا ھوا پٹھانکوٹ پہنچا۔ اس سفر میں علامہ اقبال مرحوم سے تفصیلی گفتگو ھوئی اور انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ چوھدری نیاز علی صاحب نے جو جگہ وقف کی ھے میں اسی کا انتخاب کروں اور وہ ادارہ قائم کروں جس کا خاکہ میں نے چوھدری صاحب کے نام اپنے خط میں لکھا تھا،،۔

''آپ کی اور علامہ اقبال مرحوم کی جو تفصیلی گفتگو ھوئی اس میں کون سے مسائل زیادہ زیر بحث رھے،، ؟

''اس وقت جو گفتگو ھوئی وہ یہی تھی کہ مسلمانوں کے لئے کس نوعیت کے تعمیری کام کی ضرورت ھے۔ اس معاملہ میں میرے اور علامہ مرحوم کے خیالات قریب قریب یکساں تھے اور کام کا وھی خاکہ ان کے پیش نظر تھا جو میں نے پیش کیا تھا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر ھم اس گفتگو میں سوچتے رھے۔ تفصیلات مجھے یاد نہیں رھیں،،۔

''کیا اس وقت یہ چیز پیش نظر تھی کہ ھندوستان میں ایک اسلامی تحریک چلائی جائے،، ؟

''اس وقت تحریک پیش نظر نہ تھی۔ اس وقت دو چیزیں پیش نظر تھیں۔ ایک یہ کہ علمی حیثیت سے ان گوشوں کو پر کیا جائے جن کے خالی ھونے کی وجہ سے اسلامی نظام زندگی موجودہ زمانے کے لوگوں کو ناکافی اور ناقابل عمل نظر آرھا ھے۔ دوسرے یہ کہ ایسے لوگ تیار کئے جائیں جو مسلمانوں کی فکری اور عملی رھنمائی کرنے کے قابل ھوں۔ ایک خالص اور جامع اسلامی تحریک کا تخیل اس وقت واضح طور پر سامنے نہیں تھا،،۔

''علامہ اقبال اس وقت علمی میدان میں کون سے کاموں کو زیادہ اہمیت دیتے تھے''۔

''زیادہ تفصیل یاد نہیں۔ اسلامی قانون اور فلسفہ کی تدوین ان کے پیش نظر تھی۔ اس وقت جو بات ہوئی یہی تھی''۔

مولانا ! اسلامی نقطۂ نظر سے اقبال کو کونسی چیز عظمت بخشتی ہے ؟

''اس وقت حقیقت میں ایک ایسے انسان کی ضرورت تھی جو مغربی تعلیم پر فخر کرنے والے عام لوگوں سے زیادہ تعلیم پائے ہوئے ہو اور ان سے بڑھ کر ہی مغربی علوم پر نگاہ رکھتا ہو، اور پھر وہ اس پرزور طریقے سے اسلامی نظریات کی تائید کرے کہ مغرب زدہ لوگ اس کے سامنے بولنے کی ہمت نہ کر سکیں۔ علامہ اقبال کا اصل (Contribution) یہ ہے کہ اس وقت جو مغربی علوم و فنون کا رعب تھا اور ایک عام تصور تھا کہ خالص اسلام اس زمانہ میں نہیں چل سکتا۔ مغربی تہذیب سے (Compromise) کرنا ضروری ہے اور اسلامی نظریات کو مغربی نظریات میں ڈھالا جائے۔ اس تصور کو اقبال نے توڑا۔

اس لحاظ سے اس وقت اسلامی تحریک کے لئے اقبال کی شخصیت اہم سہارا تھی۔

بحیثیت مجموعی انہوں نے جو خدمت سر انجام دی وہ بہت اہم اور قابل قدر ہے''۔

(بشکریہ سیارہ مئی ۶۳ء)